نابالغ بچہ چوری کرے تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3046

تاریخ اجراء: 28 صفر المظفر 1446ھ / 03 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نابالغ چوری کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

چوری کرنا، ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، البتہ نابالغ چونکہ شرعی احکامات کا مکلف نہیں ہوتا، اس لئے اگر وہ چوری کرے تو اسے گناہ تو نہیں ملے گا، لیکن جو اس نے جو چیز چوری کی ہے، وہ اگر موجود ہو تو اسے مالک تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر وہ موجود نہ ہو تو پھر اس کا تاوان اس پر ضرور لازم ہو گا، جو اصل مالک کو ادا کیا جائے گا، اور اگر اصل مالک نہ رہا ہو، تو اس کے وارثوں کو، اور وہ بھی نہ ہوں، تو ثواب کی نیت کے بغیر شرعی فقیر کو صدقہ کر دیا جائے گا۔

شعب الایمان میں حدیث پاک ہے: ”عن عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: رفع القلم عن ثلاثة: عن الصبي حتى يحتلم، وعن المعتوه حتى يفيق، وعن النائم حتى يستيقظ“ ترجمہ: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، نابالغ بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، پاگل سے یہاں تک کہ وہ صحیح ہو جائے، سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث 86، ج 1، ص 186، مکتبۃ الرشد، ریاض)

حاشیہ سندی علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے ”(رفع القلم) كناية عن عدم كتابة الآثام عليهم في هذه الأحوال وهو لا ينافي ثبوت بعض الأحكام الدنيوية والأخروية لهم في هذه الأحوال۔۔۔ ولهذا أن الصحيح أن الصبي يثاب على الصلاة وغيرها من الأعمال“ ترجمہ: "مرفوع القلم ہونا" اس (نابالغی کی) حالت میں ان کے گناہ نہ لکھے جانے سے کنایہ ہے، لیکن یہ اس بات کے منافی نہیں ہے کہ اس (نابالغی کی) حالت میں

بعض دنیوی واخروی احکامات ان کے لئے ثابت ہوتے ہیں، اسی لئے یہ بات درست ہے کہ نابالغ نماز وغیرہ کوئی نیک عمل کرے، تو اس پر اسے ثواب ملے گا۔ (حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 629، دار الجیل، بیروت)

امام علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "فأهلية وجوب القطع وهي: العقل، والبلوغ فلا يقطع الصبي، والمجنون لما روي عن النبي عليه الصلاة والسلام أنه قال: رفع القلم عن ثلاثة: عن الصبي حتى يحتلم وعن المجنون حتى يفيق وعن النائم حتى يستيقظ۔۔۔وفي إيجاب القطع إجراء القلم عليهما، وهذا خلاف النص، ولأن القطع عقوبة فيستدعي جناية، وفعلهما لا يوصف بالجنايات؛ ولهذا لم يجب عليهما سائر الحدود كذا هذا، ويضمنان السرقة" ترجمہ: (چور کے ہاتھ کاٹنے کے لئے اہلیت کا ہونا ضروری ہے) پس وجوبِ قطع کی اہلیت عقل وبلوغ (بھی) ہے، لہذا نابالغ اور مجنون کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے، اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا مبارک فرمان ہے: تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، نابالغ بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، پاگل سے یہاں تک کہ وہ صحیح ہو جائے، سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ نیز ہاتھ کاٹنے سے ان دونوں (مجنون ونابالغ) پر قلم جاری کرنا ہے، اور یہ نص کے خلاف ہے، مزید یہ کہ ہاتھ کاٹنا ایک عقوبت (سزا) ہے، اور عقوبت جرم کا متقاضی ہے، جبکہ ان دونوں کا کوئی فعل جرم کے ساتھ متصف نہیں ہوتا، اسی لئے ان دونوں پر کوئی بھی حد نہیں لگ سکتی، لہذا اس (چوری کے مسئلہ میں بھی) ایسا ہی ہے، **(البتہ) یہ دونوں (نابالغ ومجنون) چوری کا تاوان دیں گے۔** (بدائع الصنائع، کتاب السرقۃ، ج 7، ص 67، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وهل يضمن السرقة؟ إن كان استهلكها يضمن، وإن كانت قائمة ردها على المسروق منه" ترجمہ: اور کیا چوری کی گئی چیز کا تاوان دے گا؟ اگر تو اس نے وہ چیز ہلاک کر دی ہے تو اس کا تاوان دے گا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو جس کی چوری کی ہے اسے واپس کر دے گا۔ (فتاوی ہندیہ، ج 03، ص 429، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ چوری کے مال کے بارے میں فرماتے ہیں: "جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا، اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید وفروخت کسی کام میں اُس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورت مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 551، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "وہ چیز جس کے چورانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کر دی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خریدار یا موہوب لہ نے ضائع کر دی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔"

(بہارشریعت، ج02، حصہ09، ص421، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net